بفیضِ کرم علم العلام، تاجدارِ اہلسنت شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم قطبِ عالم رضی اللہ تعالیٰ
انوارِ تاج الشریعہ
ملفوظات
وارثِ علوم اعلیٰ حضرت، نبیرہ حجۃ الاسلام، جانشین حضور مفتی اعظم رضی اللہ عنہم اجمعین
قاضی القضاۃ، شیخ الاسلام والمسلمین، سلطان الفقہا، تاج الشریعہ
مفتی محمد اختر رضا خان قادری نوری الازہری
دامت برکاتہم العالیہ

۲ مئی ۲۰۱۰ء (بریلی شریف - ہند)

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

عرض......: جاء الحق میں تفسیر روح البیان سورہ قمر کی پہلی آیت کی تفسیر کے حوالے سے لکھا ہے کہ دنیا کی عمر ستر ہزار سال ہے جبکہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان جہنم میں دنیا کی عمر یعنی سات ہزار سال سے زیادہ نہ رہے گا اس کی وضاحت فرمادیں۔

ارشاد......: اس سلسلے میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رسالہ "**الکشف عن مجاوزۃ ھذہ الامۃ الالف**" دیکھا گیا جس میں انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ احادیث سے جو یہ معلوم ہوتا ہے بظاہر اس دنیا کی عمر ایک ہزار سال ہے اور بعض آثار سے پتہ لگتا ہے کہ ایک ہزار سال پر زیادتی چار سو برس سے زیادہ نہیں ہوگی آپ نے یہ رسالہ لکھا یہ بتانے کیلئے کہ احادیث کثیرہ پر نظر کرتے ہوئے جن میں اشراط ساعۃ علامات قیامت کا ذکر ہے جن میں سے اب تک ان کے زمانے تک بہت ساری علامات ظاہر نہیں ہوئیں اور یہ فرمایا کہ ابھی ایک ہزار سال ختم ہونے کو آئے بہت ساری علامتیں باقی ہیں جن میں دجال کا خروج اور ظہور بھی ہے اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا نزول اور امام مہدی رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ کا ظہور، وہ بھی ابھی باقی ہے اور اس کے بعد ہم کو نہیں معلوم کہ خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد دنیا کی عمر کتنی اور باقی ہے اس لئے کہ اس کے بعد بھی بہت ساری علامات اور قیامت کے مقدمات باقی رہیں گے جو ابھی تک نہیں آئے اس لئے علماء نے یہ فرمایا کہ عمر دنیا میں مختلف دلائل کی روشنی میں کسی جانب قطعی طور پر یہ فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ عمرِ دنیا اتنی ہے اور اس سے زیادہ نہیں ہوسکتی اور جو حدیث اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ نے لی ہے طرق کثیرہ سے وہ حدیث مروی ہے اس کا مضمون میں حدیث کے الفاظ پڑھوا کر بیان کرتا ہوں

انما الشفاعۃ یوم القیامۃ لمن عمل الکبائر من امتی ثم ماتوا علیھا

میری شفاعت قیامت کے دن ان لوگوں کیلئے ہے جو میری امت میں کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوں اور پھر انہی کبیرہ گناہوں پر بغیر توبہ کے جو مر جائیں میری شفاعت ان کے لئے ہے۔

اب سرکار علیہ السلام نے ان کے درجات الگ الگ بتائے:

- ☆ **فھم فی الباب الاول من جھنم**

  اور میں ان کے لئے اس حال میں شفاعت کروں گا کہ وہ جہنم کے پہلے دروازے میں ہونگے۔

- ☆ **لا تسود وجوھھم ولا تزرق اعینھم**

  ان کے چہرے کالے نہیں پڑیں گے اور آنکھیں نیلی نہیں ہونگی۔

- ☆ **ولا یغلون بالاغلال**

  اور ان کو بیڑیاں نہیں ڈالی جائیں گی۔

- ☆ **ولا یقرنون مع الشیاطین**

اور شیاطین کے ساتھ ان کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔

☆ **ولا یضربون بالمقامع**

اور ہتھوڑوں سے ان کو مارا نہیں جائے گا۔

☆ **ولا یصرخون فی الادرک**

اور جہنم کے نچلے حصے میں درقات میں ان کوڈالا نہیں جائے گا۔

☆ **منھم من یمکث فیھا ساعۃ ثم یخرج**

ان میں سے کوئی ایک مختصر ساعت کے لئے رہے گا اور پھر میری شفاعت سے باہر آئے گا۔

☆ **ومنھم من یمکث فیھا یوماً ثم یخرج**

اوران میں سے کوئی ایک دن رہے گا پھر وہ نکالا جائے گا۔

☆ **ومنھم من یمکث فیھا شھراً ثم یخرج**

ان میں سے کوئی ایک مہینہ رہے گا پھر وہ نکالا جائے گا۔

☆ **منھم من یمکث فیھا سنۃ ثم یخرج**

اوران میں سے کوئی ایک سال رہے گا پھر نکلے گا۔

☆ **وأطولھم مکثاً فیھا من یمکث مثل الدنیا یوم خلقت الی افنیت وذلک سبعۃ الاف سنۃ**

اوران میں سب سے زیادہ مدت تک رہنے والا وہ شخص ہوگا جو دنیا کی عمر جو سات ہزار سال ہے اتنی مدت تک وہ رہے گا۔

(جامع الکبیر للسیوطی، ج ۱، ص ۱۲۱۹، حدیث ۲۹۴۶ ؛ جامع الاحادیث، ج ۹، ص ۶۶۴، حدیث ۸۸۳۸)

یہی حدیث اعلیٰ حضرت رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ نے ذکر کی کہ کوئی مسلمان دنیا کی جو عمر ہے اس سے زیادہ جہنم میں نہیں رہے گا حضور علیہ السلام کی شفاعت سے اس کا مآل کار دخول جنت ہے اور جہنم سے نکلنا ہے۔اب اس سلسلے میں یہ سات ہزار سال جو ہے وہ علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بتایا کہ دنیا کی عمر حساب لگا کر کے ساٹھ ہزار تین سو سال ہے اور اس میں سے اکثر حصہ گزر چکا اور حضور سرور عالم صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا بہت نزدیک آ چکی اور دنیا میں سے تھوڑے میں سے تھوڑا اب باقی بچا ہے جیسے تالاب کہ اس کا اکثر بیشتر پانی اچھا وہ پی لیا گیا اور تھوڑا پانی گدلا باقی رہ گیا۔انہوں نے اپنے حساب سے یہ فرمایا کہ یہ ساٹھ ہزار سال سنبلہ کو جو بروج میں سے ایک برج ہے وہ اپنا دورہ ساٹھ ہزار سال میں پورا کرتا ہے اور یہ سنبلہ کا ایک دن کہلاتا ہے اور اس طور پر انہوں نے یہ اپنا خیال ظاہر کیا پھر آگے یہ بتایا کہ بعض علماء نے یہ فرمایا ہے کہ ستر ہزار سال عمرِ دنیا ہے۔اور امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا کہ حضور علیہ السلام چھٹے ہزار کے آخر میں تشریف لائے اور آخری ساتواں ہزار وہ بھی گزر گیا اور اکثر بیشتر ملت کے افراد وہ اسی میں ہوئے تو ضرور ہے کہ مدت دنیا اس سے زائد ہو اب وہ کتنی ہے اس پر ہماری عقول کی رسائی نہیں ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کو اس کا بہتر علم ہے اور قرائن سے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مہدیٔ منتظر کا وقت اب قریب ہے

اور مہدیٔ منتظر کے ساتھ ہی ان کے ظاہر ہونے کے بعد ظہور عیسیٰ علیہ السلام ہوگا اور اسی میں دجال کو آپ علیہ السلام قتل فرمائیں گے اس کے بعد دوسرے مقدمات ساعت ہونگے بہرحال اس سے پتہ لگتا ہے کہ قیامت کا وقت قریب ہے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کا وقت اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کسی کو نہیں بتایا اور اس کی مدت کیا ہے اس میں سخت اختلاف ہے یہ اسی وجہ سے ہے کہ دنیا کی فنا پر قیامت قائم ہوگی اور قیامت کا وقت کسی کو نہیں معلوم۔

عرض......: حضرت حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ کے عرس شریف کی مناسبت سے ان کی سیرت پر کچھ ارشاد فرمادیں۔

ارشاد......: حضرت حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ میرے جد امجد اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے، ان کے پہلے جانشین، ان کے علم وفضل کے مظہر اتم اور اس کے وارث تھے۔ اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے دونوں صاحبزادے اپنے وقت کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ میں نے ان کا جلوہ نہیں دیکھا البتہ میں نے یہ سُنا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے چہرے کو اور ان کو اتنا حسن و جمال عطا فرمایا تھا کہ ان کا چہرہ مبلغ اسلام تھا لوگ ان کو دیکھتے تھے اور مسلمان ہوتے تھے اور ان کی عربیت اور ادب دانی مایۂ ناز تھی اور بے مثال تھی اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ کے ساتھ پہلے سفر حج میں آپ ہم رکاب تھے۔ جب اعلیٰ حضرت رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ نے **الدولۃ المکیہ** اِملا فرمائی بخار کی حالت میں تو اعلیٰ حضرت رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ کی **الدولۃ المکیہ** کو حضور حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ ہی نے لکھا اور اس کا بے مثال خطبہ نفیس خطبہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ کے حکم سے حضور حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ نے ترتیب دیا۔ اور بھی ان کی خدمات اور ان کی خصوصیات ہیں ہاں مجھے اس سلسلے میں یہ یاد آیا کہ ایک اجمیر شریف میں غالباً مدرسہ معینیہ ہوا کرتا تھا اس میں ایک صاحب مولوی معین نام کے صدر مدرس تھے۔ اجمیر شریف میرے جد امجد حاضر ہوئے اور مدرسے کے مہتمم نے یہ خواہش ظاہر کی کہ مدرسے کا معائنہ کرلیں اور معائنہ لکھ دیں اپنے تاثرات لکھ دیں آپ علیہ الرحمۃ نے کہا کہ کس زبان میں لکھوں تین زبانیں مجھے آتی ہیں اردو فارسی عربی۔ مہتمم صاحب نے کہا کہ جس زبان میں چاہیں آپ لکھ دیں۔ قلم برداشتہ فل اسکیپ کاغذ پر میرے جد امجد نے عربی میں معائنہ لکھا۔ وہ معائنہ مہتمم صاحب نے صدر المدرسین مولانا معین احمد یا جو بھی ان کا نام تھا ان کو وہ معائنہ پیش کیا اور ان سے کہا کہ ذرا آپ اس کا ترجمہ کردیجئے۔ انہوں نے کہا کہ اچھا رات کو میں اس کو دیکھوں گا اور صبح آپ کو میں اس کا ترجمہ پیش کردوں گا۔ جب صبح ہوئی کہا کہ ترجمہ ہوگیا؟ کہا کہ نہیں اس میں کچھ لغت دیکھنے کی ضرورت ہے دوسرے دن گئے تو کہا کہ ابھی ترجمہ نہیں ہوا ہے اسی طور پر انہوں نے بار بار پوچھا تو غالباً تیسرے دن انہوں نے یہ کہا کہ میں ترجمہ کہاں سے کروں انہوں نے تو کوئی ایسا محاورہ جو وہاں کے بدوی استعمال کرتے ہیں چھوڑا ہی نہیں ہے مجھے لغت میں اس کے معنی مل ہی نہیں رہے ہیں تو مہتمم صاحب نے کہا کہ یہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ نہیں ہیں اعلیٰ حضرت رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں جن کے اوپر آپ اعتراض کرتے ہیں۔ جب ان کے علم کا یہ عالم ہے تو اعلیٰ حضرت رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ کے علم کا کیا عالم ہوگا۔

عرض......: زید نے اپنی کمائی ہوئی دولت اپنے والد قمر کو ہبہ کرنے کے ارادے سے لکھ کر دیا اور زبانی کچھ شرطیں بھی رکھیں زید کے والد قمر نے زید کی دی ہوئی شرطوں کو دو دن ہی میں ماننے سے انکار کردیا اب زید نے اپنے والد قمر کو لکھا کہ میں نے ہبہ آپ کو لکھ کر دیا تھا مگر قبضہ نہیں دیا تھا اب میں اپنی ہبہ کو ختم کرتا ہوں اور اسی وقت زید نے لکھ کر اپنی ہبہ کو ختم کردیا کیا زید نے جو ہبہ کو ختم کیا وہ شریعت میں

جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد......: تمامیٔ ہبہ کیلئے شرط یہ ہے کہ شے موہوب پر موہوب لہٗ قبضہ کرلے جب موہوب لہٗ جو والد تھا اس نے ابھی قبضہ نہیں کیا اس کے قبضے میں نہیں آئی تو ہبہ تمام نہیں ہوا اور تمامیٔ ہبہ سے پہلے وہ رجوع کرسکتا ہے۔اس کا رجوع صحیح ہے۔

عرض......: حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد تارخ تھے یا آزر؟

ارشاد......: ہم نے اس سلسلے میں ایک رسالہ ''**شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام**'' عربی میں تحریر کیا جو اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا رسالہ ہے۔اللہ رب العزت نے ہمیں توفیق دی ہم نے اس کی تعریب کی اور اس پر کچھ مفید حواشی اضافہ کئے۔اس کے ساتھ ساتھ ایک رسالہ اس کے ذیل میں تصنیف کیا جس کا نام ہے ''**تحقیق ان ابٗ سیدنا ابراھیم علیہ السلام تارخ لا آزر**'' اور اس میں ہم نے یہ ثابت کیا ہے دلائل اور براہین سے اور ابن کثیر کی قصص الانبیاء سے اور اجماع سے کہ حضرت ابراہیم **علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم** کے باپ کا نام تارح یا تیرح یا تارخ تھا آزر نہیں تھا۔آزر آپ علیہ السلام کا چچا تھا اور اس سلسلے میں بہت پہلے میرا ایک مقالہ اردو میں بھی چھپ چکا ہے۔

عرض......: قصر کی قضا گھر آکر پوری یعنی ۴ رکعات پڑھ لی ہوں تو کیا کرے؟

ارشاد......: جیسے قصر کی ادا ہے ویسے ہی قصر کی قضا ہے اور قصر کے معنی ہی ہیں کہ صلوٰۃ رباعیہ جو چار رکعات کی ہے اس کو دو رکعت ادا کیا جائے ظہر میں ،عصر میں اور عشاء میں قصر کا حکم ہے اور مغرب اور فجر میں قصر نہیں ہے۔چار پڑھنا جائز نہیں تھا البتہ اگر اس نے چار پڑھیں اور دو رکعت کے بعد اس نے قعدہ کیا تو اس کا یہ قعدۂ اخیرہ ہے اور باقی دو اس کی نفل ہوگئیں نماز ہوگئی۔

عرض......: خاندانی منصوبہ بندی کرنا جائز ہے یا نہیں ہم لوگ اپنی مرضی سے وقفہ کرتے ہیں یہ کیسا ہے؟

ارشاد......: خاندانی منصوبہ بندی اس کے بہت سارے طریقے ناجائز ہیں جن میں نس بندی اور آپریشن کہ بلاضرورت شرعیہ تجرد اور برہنہ ہونا لازم آتا ہے پھر تغیر خلق اللہ ،اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس چیز کو جس مصلحت کے لئے پیدا کیا ہے اس میں مداخلت اور اس میں تبدیلی کی کوشش جو بہ نص قطعی حرام ہے بھی ہوتی ہے اور تحکیم دائمی یعنی مستقل اور پرمننٹ طور پر عورت کو ناقابل ولادت کردینا ،بانجھ کردینا یہ مقصد شرع کے خلاف ہے اور اگر یہ اس طور پر ہو کہ بچہ پیدا ہوگا اس کے رزق کا ،اس کی روزی کا کیا اہتمام ہوگا کون اس کو کھلائے گا اور کون اس کی پرورش کرے گا تو یہ اللہ تبارک وتعالیٰ پر توکل کے منافی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو فرمایا:

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ

اپنی اولاد کو تنگدستی کے ڈر سے قتل مت کرو ہم تمہیں بھی روزی دیتے ہیں اور انہیں بھی روزی دیتے ہیں۔

تو یہ بعض حالات میں بالفعل قتل ولد ہوتا ہے کہ نطفہ ٹھہر جاتا ہے اور اس کا اسقاط کرادیتے ہیں یہ حرام قطعی ہے اور بعض حالات میں یہ مثل قتل ولد ہے اور یہ ناجائز وحرام ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ پر توکل کے منافی ہے لہٰذا فیملی پلاننگ کی جو تدابیر تحکیم دائمی کے لئے کی جاتی ہیں وہ ناجائز وحرام ہیں البتہ بعض حالات میں بعض مصالح معقولہ شرعیہ کی بناء پر اگر مانع حمل دوائیں استعمال کرے جس میں تجرد اور آپریشن کی ضرورت نہ ہو عارضی طور پر تو اس میں حرج نہیں ہے۔

عرض......: کیا نماز کے دوران قرآن پاک کو ۱۵ اسینٹی میٹر اونچی رحل پر رکھنے کی اجازت ہے؟

ارشاد......: کوئی حرج نہیں۔

عرض......: اگر بے وضو کسی کا ہاتھ غلطی سے قرآن پاک پر لگ جائے تو وہ کیا کرے؟

ارشاد......: اس صورت میں وہ گناہ گار نہ ہوگا۔

عرض......: شادی کی سالگرہ منائی جا سکتی ہے؟

ارشاد......: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جب کہ جائز طور پر اور نصاریٰ اور دوسری قوموں سے مشابہت کے طور پر نہ ہو اور شرعی طور پر اس کو منایا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عرض......: کیا کرکٹ، فٹبال یا ٹینس کچھ دیر کے لئے بچوں یا بڑوں کے ساتھ کھیلا جا سکتا ہے؟

ارشاد......: لہو ولعب شرعاً نا جائز ہے فٹبال یا کرکٹ وغیرہ جو العاب ریاضیہ ہیں اگر ان کو ریاضت کے طور پر جس میں برہنہ ہونا تجرد لازم نہ آئے اور نمازوں کا قضا کرنا لازم نہ آئے اور کھیل کود کی نیت نہ ہو بلکہ ورزش کی اگر نیت ہو تو کبھی کبھی اس میں حرج نہیں ہے۔

عرض......: کیا ہم ایسے امام کے پیچھے جمعہ کی فرض نماز پڑھ سکتے ہیں جس نے جمعہ کی فجر کی نماز نہ پڑھی ہو؟

ارشاد......: اگر وہ عادتاً ایسا کرتا ہے تو وہ فاسق ہے اور اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جا سکتی اور اگر اس سے کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

عرض......: اگر کوئی نعت خواں اعلانیہ طور پر تصویر اور ویڈیو بنواتا ہو کیا اس سے نعت سننا جائز ہے؟ کیا ایسی محافل میں جہاں اعلانیہ تصویر کشی اور ویڈیو بنائی جاتی ہو جانا جائز ہے؟

ارشاد......: آپ کو ایسے نعت خواں سے نعت سننے اور ایسی محافل میں جانے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

عرض......: اردو زبان میں کئی ایسے محاورے رائج ہیں جن میں رام وغیرہ کا استعمال ہوتا ہے مثلاً ''چڑھ جا بیٹا سولی پر رام بھلی کرے گا، بغل میں چھری زبان پر رام رام، لکشمی دیوی مہربان (دولت آنے پر)، لکشمی مہربان ہونے کے لئے آئی تو آدمی منہ دھونے چلا گیا'' کیا ان کا اور اس طرح کے دوسرے محاوروں کو اپنی تحریر یا گفتگو میں استعمال کرنا جائز ہے؟

ارشاد......: پرہیز کرنا لازم ہے۔

عرض......: لڑکے کا نام افنان اور لڑکی کا نام زروار رکھ سکتے ہیں؟

ارشاد......: افنان نام تو با معنی ہے اور زَروا نہیں بلکہ زُروار رکھ سکتے ہیں۔

عرض......: ''اللہ رب العزت کا جتنا ذاتی غیب ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے آگاہ فرما دیا'' کیا یہ عبارت اہلسنت کے عقائد کے مطابق ہے؟ یا اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذاتی علم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے برابر بتا کر شرک کیا گیا ہے؟

ارشاد......: یہ عبارت اہلسنّت و جماعت کے مذہب کے بالکل خلاف ہے اور یہ کلمہ دو وجہ سے کلمہ کفر ہے ایک تو یہ کہ '' جتنا ذاتی علم

غیب‘‘ یہ اس بات میں صریح ہے کہ قائل کے نزدیک معاذ اللہ، اللہ تبارک وتعالیٰ کا علم محدود ہے۔ امام اہلسنت و جماعت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **الدولۃ المکیہ** اور **خالص الاعتقاد** اور **انباء المصطفیٰ** اور **اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ماکان ومایکون** اور بہت سارے دوسرے رسائل جن میں حضور سرور عالم صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بعطائے الٰہی علم غیب ثابت کیا ان میں یہ صاف تصریح کی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا علم، علمِ محیط، تفصیلی بالفعل ہے اور اس کا علم غیر متناہی بالفعل ہے اور یہاں جتنا کہہ کر اُس کو متناہی اور محدود بتایا گیا پھر علم ہو یا قدرت یا کوئی صفت جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذاتی صفت ہے اُس میں کسی بندے کی شرکت نہیں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفتِ ذاتیہ کو مخلوق کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کو بعض علم غیب عطا فرمایا اور قرآن کریم سے بھی ثابت ہے۔

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ

مخلوق اللہ تبارک وتعالیٰ کے علم میں کسی شے کا احاطہ نہیں کرتی مگر اُس کا جو اللہ تبارک وتعالیٰ چاہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور سرور عالم صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کو بعضِ علمِ غیب عطا فرمایا اور اُس بعض میں اتنی کثرت ہے کہ اُنہوں نے اوّلین وآخرین اور ماکان ومایکون اور اُس سے بہت زائد اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی ذات وصفات کا علم اور دُنیا کے فنا ہونے کے بعد قیامت کے بعد تک کا علم حضور سرور عالم صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا جس میں وہ علومِ خمس بھی داخل ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگوں کا خیال یہ ہے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا نہیں کئے گئے وہ سب بھی حضور سرور عالم صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے عطا فرمائے جن کی تفصیل **الدولۃ المکیہ** میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت ہی اچھی طرح سے فرمائی ہے جس کو اس تفصیل پر اطلاع مقصود ہو تو اس رسالہ مبارکہ کا مطالعہ کرے۔